مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، بیٹے نے پہلی بیوی کی موجودگی میں، ماں، باپ، بہن بھائیوں اور کسی قریبی یا دور کے رشتہ دار کو بتائے بغیر دوسری شادی کر لی تھی، جب اس بات کا پتہ چلا تو ماں باپ نے اس کو مجبور کیا، خاص طور پر ماں کا یہ کہنا "میں تجھے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی اور اپنی بیماری کا علاج نہیں کرواؤں گی"، لہذا امر مجبوری میں اسی وقت اپنے دل میں یہ پکا ارادہ کر لیا، میں نے کسی صورت اپنی دوسری بیوی کو طلاق نہیں دینی، جولائی ۲۰۲۲ کے آخر میں، ماں کے مجبور کرنے پر تین مرد اور ایک عورت کی موجودگی میں اپنی بیوی اقصیٰ نور کا نام لے کر تین طلاق دے دیں۔ جو کہ بوجہ مجبوری طلاقیں دی تھیں، اس لیے طلاق ثلاثہ واقع نہیں ہوئی، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

وضاحت: میں اقصیٰ نور کو طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے اگر شوہر پر زور زبردستی ایسی ہو کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں جان سے مارنے یا کسی عضو کے تلف کرنے وغیرہ کی دھمکی دی ہو اور غالب گمان یہ ہو کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں دھمکی دینے والا واقعۃً ایسا کر گزرے گا، اس صورت میں اگر اس نے زبان سے طلاق کے الفاظ کہہ دیے تو طلاق واقع ہو جائے گی، لیکن اگر زبان سے طلاق کے الفاظ نہیں کہے، بلکہ صرف طلاق کے الفاظ لکھے یا لکھے ہوئے طلاق نامہ پر دستخط کیے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔ لہذا صورت مسئولہ میں چونکہ سائل نے زبانی تین طلاقیں دی ہیں، تو شرعاً تین طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی، بغیر حلالہ شرعی نہ مصالحت کی گنجائش ہے اور نہ ہی اسی مرد سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

۱. عن سہل بن سعدؓ، في ہذا الخبر، قال: فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنفذه رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (أبوداؤد شريف، كتاب الطلاق، باب في اللعان، النسخة الهندية ۱/۳۰۶، دارالسلام رقم: ۲۲۵۰، صحيح البخاري، باب من اجاز الطلاق الثلاث، النسخة الهندية ۲/۷۹۱، رقم: ۵۰۶۰-۵۲۵۹)

٢. عن صفوان بن غزوان الطائي أن رجلاً كان نائمًا فقامت امرأته فأخذت سكّينًا فجلست على صدره فوضعتِ السكين على حلقه، فقالت: لتطلقني ثلاثًا أو لأذبحنک، فناشدہا اللہ فأبت، فطلقها ثلاثًا ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ذٰلک، فقال: لا قيلُولة في الطلاق۔ (إعلاء السنن / باب عدم صحة طلاق الصبي والمجنون ١١،١٨٣ المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

٣. وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة، أوثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها، أو يموت عنها۔والأصل فيه قوله تعالىٰ: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره۔ (ہدایۃ اشرفي دیوبند٢/٣٩٩).

٤. كما في الفتاوى الهنديه ١/٣٥٥ زكريا

واذا قال لامرأته : انت طالق،طالق،طالق و لم يعلقه بالشرط ان كانت مدخولة طلقت ثلاثا.

٥. وحكى أيضًا وقوع الطلاق المكره عن النخعي وابن المسيب والثوري وعمر بن عبد العزيز وأبي حنيفة وأصحابه۔ بذل المجهود / باب في الطلاق على غلظ ٣،٢٧٦ رشيدية سهارنفور

٦. وفي البحر: أن المراد الإكراه على التلفظ بالطلاق، فلو أكره على أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق؛ لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة، ولاحاجة ہنا، كذا في الخانية۔ شامي ٤،٤٤٠ زكريا

٧. ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدًا أو مكرہًا فإن طلاقه صحيح۔ (الدر المختار على الشامي،كتاب الطلاق ٤،٤٣٨، الفتاوىٰ الهندية / فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ١،٣٥٣ كوئٹه، مجمع الأنهر، كتاب الطلاق ٢،٨ دار الكتب العلمية بيروت).والله تعالىٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۹/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

16/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۹/۳/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

الجامعۃ الاشرفیہ دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور پاکستان

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیۃ
رقم الافتاء: 200/147
التاریخ: 16/10/2022